



Article QR



بازارِ حصص میں حصص کی خرید و فروخت: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

Sale and Purchase of Shares in the Stock Market: A Research Study in the Light of Islamic Teachings

- | | |
|--|--|
| 1. Dr. Jawaad Haseeb
jawaad.haseeb@hitecuni.edu.pk | Lecturer,
Department of Islamic Studies, HITEC University, Taxila. |
| 2. Dr. Umar
dr.umar@hitecuni.edu.pk | Lecturer,
Department of Islamic Studies, HITEC University, Taxila. |
| 3. Dr. Tajuddin Al Azhari
tajudin@hitecuni.edu.pk | Assistant Professor,
Department of Islamic Studies, HITEC University, Taxila. |

How to Cite:

Dr. Jawaad Haseeb, Dr. Umar and Dr. Tajuddin Al Azhari. 2024: "Sale and Purchase of Shares in the Stock Market: A Research Study in the Light of Islamic Teachings". *Al-Mithāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (01):111-118.

Article History:

Received:

01-04-2024

Accepted:

06-05-2024

Published:

18-05-2024

Copyright:

©The Authors

Licensing:



This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest:

Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing



Publisher



HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

بازارِ حصص میں حصص کی خرید و فروخت: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

Sale and Purchase of Shares in the Stock Market: A Research Study in the Light of Islamic Teachings**1. Dr. Jawaad Haseeb**

Lecturer, Department of Islamic Studies, HITEC University, Taxila.

jawaad.haseeb@hitecuni.edu.pk

2. Dr. Umar

Lecturer, Department of Islamic Studies, HITEC University, Taxila.

dr.ummar@hitecuni.edu.pk

3. Dr. Tajuddin Al Azhari

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, HITEC University, Taxila.

tajudin@hitecuni.edu.pk

Abstract:

This research study examines the sale and purchase of shares in the stock market through the lens of Islamic teachings. The study aims to investigate the compatibility of modern stock market transactions with Islamic principles and jurisprudence. A comprehensive review of Islamic literature and jurisprudential rulings is conducted to identify the key ethical and legal considerations for Muslim investors. The study also analyzes the current practices in the stock market, including the role of interest, speculation, and contractual agreements. The findings of this research highlight the need for Islamic guidelines and regulations to govern stock market transactions, ensuring that Muslim investors can participate in the market without compromising their religious beliefs. The study recommends the development of Shariah-compliant investment products and the establishment of Islamic stock market indices to facilitate ethical investing. Additionally, the research emphasizes the importance of financial literacy and education among Muslim investors to enable informed decision-making. This research contributes to the ongoing discourse on Islamic finance and ethics, providing insights for Muslim investors, financial institutions, and regulatory bodies seeking to navigate the complexities of modern financial markets while adhering to Islamic teachings.

Keywords: *Islam Finance, Shares, Stock Market, Shariah Compliance, Sale, Purchase.*

تمہید

دورِ حاضر میں عالمی اور ملکی سطح پر جو مالیاتی ادارے نظام معیشت کو کنٹرول کر رہے ہیں ان میں تین اداروں کی بڑی اہمیت ہے: بینک، انشورنس کمپنی اور اسٹاک ایکسچینج۔ اسٹاک ایکسچینج ایک ایسا ادارہ ہے جہاں شیئرز کے واسطے سے مالی اثاثہ کی خرید و فروخت ہوتی ہے اور اس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ ادارہ بنیادی طور پر ربا اور قمار پر مشتمل نہیں لیکن دو امور محل نظر ہیں:

اول: بہت سی کمپنیوں کا بنیادی کاروبار ہی حلال نہیں ہوتا جیسے فلمی یا شراب بنانے والی کمپنی وغیرہ۔
دوم: بعض کمپنیاں بنک سے سودی قرض حاصل کرتی ہیں یا اپنے فاضل سرمایہ کو نفع آور بنانے کی غرض سے کچھ مدت کے لئے بنک کے پاس ڈپازٹ کرتی ہیں اور جو نفع انہیں حاصل ہوتا ہے ان میں ایک حصہ سود پر مبنی بھی ہوتا ہے۔¹ اس لئے ان کے لین دین میں تحقیق کی ضرورت ہے اسی مسئلہ کے پیش نظر یہ مقالہ مرتب کیا گیا ہے۔

بازارِ حصص کا تصور

دنیا میں ہر چیز کی خرید و فروخت کی ایک مخصوص جگہ ہے جیسے غلہ کی خرید و فروخت کیلئے غلہ منڈیاں قائم کی جاتی ہیں اسی طرح گاڑیوں کی خرید و فروخت کیلئے شورومز قائم کئے جاتے ہیں۔ بعینہ اسی طرح بڑی کاروباری کمپنیاں اپنے کاروبار کو ترویج دینے کیلئے تمام سرمایہ داروں کو کاروبار میں شرکت کی دعوت دیتی ہیں۔ کمپنیوں کے حصہ دار بننے کیلئے جو مخصوص ادارہ معاونت کرتا اور حصص کی قیمت کا تعین کرتا ہے اسے بازارِ حصص کہا جاتا ہے یا سٹاک ایکسچینج کہا جاتا ہے۔

دنیا میں مستحکم معیشت والے ممالک کے افراد کے اکاؤنٹ سٹاک ایکسچینج میں ہوتے ہیں وہ اپنا سرمایہ بنکوں میں نہیں رکھتے بلکہ سٹاک ایکسچینج سے حصص خرید کر رکھتے ہیں۔ اسلامی ممالک میں اسلامی حصص کی مارکیٹ وجود میں آچکی ہیں جہاں اسلامی اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے حصص کی خرید و فروخت کی جاتی ہے جس سے معیشت میں استحکام آتا ہے۔ پاکستان میں بھی اسلامی حصص مارکیٹ KMI30 وجود میں آچکی ہے جس میں 30 کمپنیوں کے حصص اسلامی اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے خرید و فروخت کیے جا رہے ہیں۔ موجودہ معاشی صورتحال کے پیش نظر اسلامی حصص مارکیٹ میں حصص کی خرید و فروخت ناگزیر ہے کیونکہ کرنسی کی قدر میں کمی کے سبب کرنسی ایکسچینج کا رجحان بڑھا ہے جس کی بدولت ڈالر کی قیمت میں تاریخی اضافہ دیکھا گیا اور پاکستانی روپیہ میں گراؤٹ نمایاں ہے۔ اس رجحان کو ختم کرنے کیلئے اسلامی حصص مارکیٹ میں سرمایہ کاری مالی استحکام کا بنیادی ذریعہ ہے۔ دنیا میں جتنے ممالک معاشی اعتبار سے مضبوط ہیں ان کا افرادی سرمایہ سٹاک ایکسچینج میں ہوتا ہے پاکستان کی معیشت کو مضبوط کرنے کیلئے اسلامی حصص مارکیٹ میں سرمایہ کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

بازارِ حصص کی حیثیت

بازارِ حصص کی بنیاد مشارکت اور مضاربت پر ہے جس طرح مضاربت اور مشارکت کی تعلیمات آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ سے ملتی ہے اسی کو بنیاد بنا کر بازارِ حصص میں خرید و فروخت کا جواز ملتا ہے۔

مضاربت کی حقیقت

مضاربت، ضرب سے ماخوذ ہے۔ ضرب کے اصل معنی تو مارنے کے ہیں لیکن عربی زبان میں بعض حروف کے اتصال کی وجہ سے معنی میں تغیر بھی واقع ہوتا رہتا ہے۔ اس لحاظ سے ضرب کے معنی بعض دفعہ حصہ لگانے، حصہ دینے اور بعض اوقات چلنے اور سفر کرنے کے بھی آتے ہیں۔ مضاربت کا معاملہ دو فریق کے درمیان وجود میں آتا ہے اور دونوں منافع کے حصہ دار ہوتے ہیں۔² مضاربت میں رب المال اپنا مال مضارب کو دیتا ہے جبکہ مضارب رب المال کے مال پر تجارت کرتا ہے اور نفع میں دونوں طے شدہ تناسب سے شریک ہوتے ہیں۔ اسی طرح سرمایہ دار اپنا سرمایہ بازارِ حصص میں رجسٹر مختلف کمپنیوں میں لگاتے ہیں۔ پھر وہ کمپنیاں اپنے منافع میں تمام حصہ داروں کو ان کے سرمایہ کے مطابق شریک کرتی اور نفع تمام شرکاء کو پہنچاتی ہیں۔

مضاربت درست ہونے کی شرائط

مضاربت کے صحیح ہونے کیلئے درج ذیل شرائط ہیں:

- معاملہ کے دونوں فریق اس بات کی صلاحیت رکھتے ہوں کہ وہ کسی کو وکیل بنائیں اور خود وکیل بن سکتے ہوں۔ اس لیے مسلمان اور غیر مسلم کے درمیان بھی مضاربت ہو سکتی ہے کیونکہ یہ ایک دوسرے کے وکیل بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
- اس المال درہم و دینار اور مروجہ کرنسی کی صورت میں ہوں۔
- مضاربت کا اصل سرمایہ معلوم و متعین ہوتا کہ یہ بعد میں نزاع کا سبب نہ بن سکے۔ چاہے زبان سے تعین کیا جائے یا اشارہ سے۔ اگر بعد میں فریقین کے درمیان اختلاف ہو جائے تو قسم کے ساتھ مضارب کی بات معتبر ہوگی۔
- یہ سرمایہ نقد ہونہ کہ دین۔ مثلاً الف کے ب پر دس ہزار روپے تھے۔ الف نے ب کو کہا کہ جو دین تمہارے ذمہ ہے اسی میں مضاربت کی تو مضاربت فاسد ہوگی۔
- یہ بھی ضروری ہے رب المال سرمایہ مضارب کے حوالے کر دے اور اس کے قبضہ میں دے دے تاکہ اس کے تصرف میں کوئی مانع باقی نہ رہے۔
- نفع میں یہ بات ضروری ہے مضارب اور سرمایہ کار دونوں کی نفع میں شرکت ہو کیونکہ اگر تمام نفع کی شرط سرمایہ دار کیلئے لگا دی جائے تو یہ معاملہ درست نہیں رہے گا۔ ضروری ہے سرمایہ دار کیلئے نفع کی قطعی مقدار جیسے ایک ہزار دو ہزار متعین کی جائے بلکہ نفع کا تناسب متعین کیا جائے مثلاً نفع کا نصف، چوتھائی، تہائی وغیرہ۔

مضاربت ختم ہونے کی صورتیں

- فریقین میں سے کوئی ایک معاملہ کو فسخ کر دے یا سرمایہ کار مضارب کو تصرف سے روک دے۔ اس کے علاوہ کچھ صورتیں اور ہیں جن میں مضاربت باقی نہیں رہتی:
- فریقین میں سے کسی ایک کی موت ہو جائے۔
 - فریقین میں سے کسی ایک کا دماغی توازن متاثر ہو جائے۔
 - اصل سرمایہ کوئی سامان خریدے بغیر ہی ضائع ہو جائے۔
 - مسلم ملک میں سرمایہ کار کا خدا نخواستہ مرتد ہو جانا بھی ان اسباب میں سے ہے جن کی وجہ سے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مضاربت ختم ہو جاتی ہے۔³

حصص کی تحقیق

حصص حصہ کی جمع ہے جسے عربی میں سہم کہتے ہیں۔ عربی میں اس کی جمع اسہم آتی ہے۔ لغت میں اس کے متعدد معانی ہیں جن میں سے ایک معنی حصہ ہے۔ ایک مفہوم وہ لکڑی ہے جس کے ایک سرے پر کمان سے پھینکا جانے والا پھل ہوتا ہے اسکی جمع سہام ہے۔ اس کا ایک معنی وہ تیر ہے جس سے قرعہ اندازی کی جاتی ہے یا جس سے جو اٹھایا جاتا ہے۔ اسی طرح کھیل میں حصہ لینے اور غالب آنے پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔⁴ ماہرین معاشیات سہم کا اطلاق کبھی دستاویز پر کرتے ہیں اور کبھی حصص پر۔ پہلے مفہوم کے اعتبار سے ان کا خیال ہے کہ اس سے مراد وہ دستاویز ہے جو کمپنی کے اصل سرمایہ کے ایک حصہ کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ

حصہ کمپنی کے سرکولیشن کے حساب سے کم زیادہ ہوتا ہے۔ دوسرے مفہوم کے اعتبار سے اس سے مراد کسی سرمایہ دار کمپنی میں شیئرز ہولڈر کا حصہ یا وہ حصہ ہے جس کی قیمت کے مطابق کمپنی کا وہ مجموعی سرمایہ منقسم ہوتا ہے جو قدر عرفی والے دستاویز میں مذکور ہوتا ہے۔ شیئرز مجموعی طور پر کمپنی کے اصل سرمایہ کی نمائندگی کرتے اور یکساں قیمت کے حامل ہوتے ہیں۔ شیئرز کا خاصہ یہ ہے کہ وہ یکساں قیمت کے حامل ہوتے ہیں۔ ایک شیئر منقسم نہیں ہوتا خواہ وہ عام ہو یا خاص۔ اصولی طور پر حقوق و التزام میں یکسانیت اور مساوات پر مبنی اور متداول ہوتا ہے۔ لیکن بعض قوانین نے بانوں کے زیر ملکیت حصص کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ قاعدہ کے مطابق دو مکمل مالی سال کے بعد اور میز انہیکے عام ہونے سے پہلے اس کا اجراء درست ہوگا۔⁵

بازارِ حصص کے اسلامی اصول و ضوابط

بازارِ حصص میں اکثر کمپنیوں کا بزنس قابل غور ہے۔ کچھ کمپنیاں ایسی ہیں جن کا کاروبار مضاربت و مشارکت کے اصولوں پر مبنی ہے لہذا ان کی خرید و فروخت شرعاً جائز ہے۔ البتہ:

- وہ کمپنیاں جن کا سودی لین دین ہے ان کے حصص کی خرید و فروخت درست نہیں۔
- سودی بینک اور انشورنس کمپنیوں کے شیئرز کی خرید و فروخت مناسب نہیں۔
- وہ کمپنیاں جو شراب بناتی ہیں ان کے شیئرز لینا جائز نہیں۔
- وہ کمپنیاں جن کا بیک گراؤند نہیں ہیں پیسے کے بدلے پیسہ بدلتی ہیں ان کا لین دین جائز نہیں۔
- کچھ کمپنیاں بروکر کا کام کرتی ہیں ان کے شیئرز کی خرید و فروخت بھی مناسب نہیں۔

ان اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے بازارِ حصص میں کئی کمپنیاں ایسی ہیں جن کے شیئرز کا بزنس کیا جاسکتا ہے۔ سینٹ سیکٹر کے تمام شیئرز کا لین دین درست ہے۔ آئل سیکٹر کے تمام شیئرز کا لین دین درست ہے۔ شوگر ملز آٹو کمپنیاں وغیرہ سب کے شیئرز کی خرید و فروخت درست ہوگی۔ غرض یہ کہ جو کمپنیاں دیے گئے اصولوں کے مطابق بزنس کرتی ہیں ان کے شیئرز کی خرید و فروخت جائز ہے۔ اس کے علاوہ جو کمپنیاں ان اصولوں سے ہٹ کر بزنس کر رہی ہیں ان کا لین دین کرنا شک و شبہ میں پڑتا ہے جس سے اسلام نے منع کیا ہے۔

بازارِ حصص میں معدوم کی بیع

بازارِ حصص میں ایک صورت معدوم کی بیع کی ہے جس کو بازار کی اصطلاح میں "شاٹ سیلنگ" کہتے ہیں جو کہ ناجائز ہے۔ معدوم کی بیع کی ممانعت پر آپ ﷺ کی مذکورہ حدیث موجود ہے جس میں راوی حدیث کا کہنا ہے کہ:

نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع مالیس عندی۔⁶

آپ ﷺ نے مجھے وہ چیز فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔

شاٹ سیلنگ کی صورت یہ ہے کہ بائع ایک چیز بیچتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہوتی۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب بازار مندی کی طرف جا رہا ہو۔ جب اس چیز کا ریٹ کم ہو جائے پھر اس کو خرید کر مشتری کو قبضہ دیتا ہے۔ ان احادیث کی روشنی میں یہ صورت درحقیقت معدوم کی بیع ہے جو کہ ناجائز ہے۔ کیونکہ شاٹ سیلنگ کے وقت بیع مشتری کے قبضہ میں نہیں ہوتی۔

بازارِ حصص میں مستقبل کی بیع

بازارِ حصص میں مستقبل کی بنیاد پر بھی سودے ہوتے ہیں جنہیں بازار کی اصطلاح میں "فیوچر سیلنگ" کہتے ہیں۔ اس

صورت میں ایک ماہ کے سودے کیے جاتے ہیں۔ زیادہ مدت پر مبنی ہونے کی بنا پر جھگڑے کا خدشہ بہر حال باقی رہتا ہے۔ نیز مشتری کا بیع پر قبضہ ایک ماہ بعد متحقق ہوتا ہے جبکہ بیع میں بیع پر قبضہ فی الفور ضروری ہے۔ نیز اس میں سودی لین دین بھی ہوتا ہے اس لیے مستقبل کی تاریخوں پر خرید و فروخت جائز نہیں۔

شیرز پر زکوٰۃ کا حکم

شیرز پر زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے گی؟ یہاں ایک امر قابل غور ہے۔ وہ یہ کہ شیرز کی قیمتیں تین طرح کی ہوتی ہیں:

- فیس ویلیو۔ یعنی سرٹیفکیٹ پر لکھی ہوئی قیمت۔
 - مارکیٹ ویلیو۔ یعنی بازاری قیمت جس پر شیرز بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔
 - بریک اپ ویلیو۔ یعنی اگر کمپنی تحلیل ہو جائے تو ہر شیرز کے مقابلے میں اٹاٹے کا حصہ بریک اپ ویلیو ہوگی۔
- اب ان تین طرح کی قیمتوں میں سے کس حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی؟ اگر کسی کمپنی کی بریک اپ ویلیو بہ آسانی معلوم ہو سکتی ہو تو وہ زکوٰۃ ادا کرنے کے اعتبار سے سب سے بہتر ہے۔ لیکن بریک اپ ویلیو کا تعین مشکل امر ہے بلکہ عام شیرز ہولڈر کیلئے ناممکن ہے۔ چنانچہ اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ بازاری قیمت کا اعتبار ہوگا۔ جو کرنٹ ویلیو ہوگی اس کے مطابق زکوٰۃ لازم ہوگی۔⁷

شیرز اور سٹاک ایکسچینج میں کاروبار سے متعلق تحقیقی بحث

عصر حاضر میں پاکستان سٹاک ایکسچینج میں ہونے والے کاروبار کے طریقہ کار کی شرعی حیثیت کے بارے میں سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سوالات کے درست جوابات کے لیے ایکسچینج میں ہونے والے کاروبار کے طریقہ کار کو مکمل جاننا ضروری ہے۔ اس حوالے سے قابل تحقیق امور درج ذیل ہیں:

1. Day Trading یعنی فوری سودے جن میں شیرز خرید کر اسی وقت یا اسی دن آگے بیچ دیے جاتے ہیں۔

2. Future Trading یعنی مستقبل میں شیرز کی خرید و فروخت۔

3. معدوم کی بیع یعنی سٹاک سیلنگ۔

جہاں تک سٹاک سیلنگ یعنی معدوم کی بیع کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں ما قبل میں کلام ہو چکا۔ فوری سودوں میں خرید و فروخت کا طریقہ یہ ہوتا ہے خریدار مارکیٹ سے کمپیوٹرائزڈ طریقہ کار سے حصص خریدتا ہے۔ خریدے ہوئے حصص خریدار کے اکاؤنٹ میں دو دن بعد منتقل کیے جاتے ہیں لیکن خریدار اپنے حصص کو اسی دن نفع نقصان پر بیچ سکتا ہے۔⁸ فقہی پہلو سے یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی چیز بازار حصص سے خریدے گا تو اس کیلئے شرعی عارضہ ضروری ہے کہ پہلے اس چیز پر قبضہ کرے پھر اس کیلئے آگے فروخت کرنا جائز ہوگا۔ حصص کی خریداری میں صورت حال یہ ہے کہ ڈیلیوری خریداری کے تین دن بعد دی جاتی ہے سوال یہ ہے کہ خریداری اور ڈیلیوری کو شرعی قبضہ قرار دیا جائے گا تو ڈیلیوری سے پہلے بیچنا بیع قبل القبض قرار پائے گا اور ناجائز ہوگا۔ علامہ کا سانی بیع قبل القبض کی ممانعت کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لانه بیع فیہ غرر الانفساخ بھلاک المعقود علیہ لان اذا ملک المعقود علیہ قبل القبض بیطل

البیع الافینفساخ الثانی۔⁹

ایسی خرید و فروخت جس میں دھوکا پایا جائے وہ عقد کی گئی چیز کے ضائع ہونے سے فسخ ہو جائے گی۔ اگر عقد کی

ہوئی چیز قبضے میں لینے سے پہلے تلف ہو جائے تو بیع باطل ہو جاتی ہے الا یہ کہ دوسری چیز فسخ ہو جائے۔

علامہ کاسانی کے اس قول کی بنیاد سنن الترمذی میں موجود آپ ﷺ کی وہ حدیث مبارک ہے جس میں آپ ﷺ نے بیہنگی، فروخت، بیع میں شرط اور غیر مضمون نفع سے ممانعت فرمائی ہے۔¹⁰ بازارِ حصص کے فوری سودوں میں بیع قبل القبض کی خرابی لازم آتی ہے اس لیے اس کی تصحیح لازم ہے۔ قبضہ کی کوئی صورت پیدا کرنے کے بعد ہی ان کی خرید و فروخت جائز قرار دی جاسکتی ہے۔ جہاں تک مستقبل کے سودوں کا تعلق ہے تو جب حاضر سودوں میں اسی دن بیچنا مناسب نہیں تو مستقبل کی خرید و فروخت میں بطریق اولیٰ درست نہیں ہوگی۔ لہذا بازارِ حصص میں مستقبل کی خرید و فروخت سے بچنا ضروری ہے۔

بازارِ حصص میں کاروبار کے شرعی و اخلاقی اصول

1. کمپنی کا کاروبار حلال ہو اگر وہ کمپنی حرام مصنوعات بناتی ہو تو اس کے شیئرز خریدنا درست نہیں۔
2. اس کمپنی کا کاروبار حقیقتاً شروع ہو گیا ہو اور اس کی املاک وجود میں آچکی ہوں۔ مثلاً: عمارت اور مشینری وغیرہ۔ نقد اثاثے صرف پلاننگ اور منصوبہ بندی تک محدود نہ ہوں۔ اگر کمپنی کا وجود نہیں بس بازارِ حصص میں رجسٹر ہے تو ایسی کمپنی میں خرید و فروخت درست نہیں۔
3. حصص کا خریدار نفع و نقصان دونوں میں شریک ہو۔ یعنی اگر کمپنی کو نفع ہو تو شیئرز کے خریدار بھی نفع میں شریک ہوں گے اور اگر نقصان ہو تو اپنے سرمائے کے تناسب سے نقصان میں بھی شریک ہوں گے۔
4. نفع فیصد کے اعتبار سے طے ہو۔ سالانہ یا ماہانہ کوئی بھی حد طے کی جاسکتی ہے۔ فیصد کے ابہام کی صورت میں خرید و فروخت درست نہیں۔
5. شیئرز خریدنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ کمپنی کا اصل کاروبار حلال ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ضمنی طور پر بھی کسی ناجائز کام میں ملوث نہ ہو۔
6. شق نمبر 5 کے پیش نظر جب کمپنی سے سالانہ نفع وصول ہو تو شیئرز رکھنے والا اس کمپنی کی بیلنس شیٹ میں دیکھے کہ کمپنی نے اس ناجائز ضمنی معاملہ سے کتنے فیصد سرمایہ ناجائز کاروبار میں لگا کر نفع حاصل کیا ہے۔ پھر آمدنی کا اتنے فیصد حصہ اپنے حاصل شدہ نفع سے صدقہ کر دے۔¹¹

KMI30 اسلامی حصص کا تعارف

KSE میزان انڈیکس (KMI-30) پاکستان میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں تیس کمپنیوں کا ایک اسٹاک مارکیٹ انڈیکس ہے جو اسلامی شرعی معیار کے مطابق متعارف کرایا گیا ہے۔ یہ انڈیکس 2009 میں میزان بینک کے اشتراک سے متعارف کرایا گیا تھا۔ انڈیکس کا حساب فری فلوٹ مارکیٹ کیپٹلائزیشن (یہ ایک مالی اصطلاح ہے جو کسی شرکت یا کاروبار کی موجودہ اثاثے کی قیمت کا حساب کرنے کا طریقہ ہے۔ اس میں شرکت کی اصولی قیمت میں صرف ان حصوں کو شامل کیا جاتا ہے جو شرکت کی عوام کی ملکیت میں ہوتے ہیں) کا استعمال کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ کسی بھی وقت انڈیکس کی سطح بنیادی مدت کے مقابلے میں شریعت کے مطابق حصص کی فری فلوٹ مارکیٹ ویلیو کی عکاسی کرتی ہے۔ KMI-30 کو ہر سال دوبارہ مرتب کیا جاتا ہے۔ جب اسٹاک کی شرعی تعمیل کی جاتی ہے تو مستند اور معروف شرعی ماہرین سے رہنمائی لی جاتی ہے۔ اس انڈیکس میں فوجی فریڈلائزر کمپنی، پاکستان پٹرولیم، اینگرو، لکی سینٹ، کے الیکٹریک سمیت تیس مختلف فریڈلائزر اور پاور کمپنیاں شامل ہیں۔

اسلامی حصص مارکیٹ: پاکستان کی معیشت کو مضبوط کرنے کا ذریعہ

پاکستان کی موجودہ معاشی صورتحال کے پیش نظر اسلامی حصص مارکیٹ میں حصص کی خرید و فروخت ناگزیر ہے۔ کرنسی کی قدر میں کمی کے سبب کرنسی ایکسیچج کارجمان بڑھا ہے جس کی بدولت ڈالر کی قیمت میں تاریخی اضافہ دیکھا گیا ہے اور پاکستانی روپیہ میں گراؤٹ نمایاں ہے۔ اس رجحان کو ختم کرنے کیلئے اسلامی حصص مارکیٹ میں سرمایہ کاری مالی استحکام کا بنیادی ذریعہ ہے۔ دنیا میں جتنے ممالک معاشی اعتبار سے مضبوط ہیں ان کا افرادی سرمایہ سٹاک ایکسیچج میں ہوتا ہے پاکستان کی معیشت کو مضبوط کرنے کیلئے اسلامی حصص مارکیٹ میں سرمایہ کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

خلاصہ بحث

- بازارِ حصص میں شمیر زکالین دین جائز ہے البتہ خرید و فروخت کے شرعی اصولوں کی رعایت ضروری ہے۔ اگر بوجہ ممکن نہ ہو تو پرہیز بہتر ہے۔
- بازارِ حصص کی بنیاد مشارکت اور مضاربت کے اصول پر قائم ہے۔ چنانچہ خرید و فروخت کنندہ کو مشارکت و مضاربت کے شرعی اصولوں کا علم ضروری ہے۔
- بازارِ حصص میں خرید و فروخت کے دوران ڈے ٹریڈنگ، سٹاک سیلنگ اور بدلہ کے کام سے اجتناب ضروری ہے۔
- کسی بھی کمپنی کا شیئر خریدتے ہوئے اس کمپنی کے لین دین کے معاملات سے واقفیت ضروری ہے کہ وہ کمپنی حرام کی خرید و فروخت میں ملوث نہ ہو۔
- بازارِ حصص میں KMI30 میں موجود کمپنیاں اسلامی اصولوں کو ملحوظ رکھتی ہیں۔ ان کی خرید و فروخت درست ہے۔

حواشی و حوالہ جات

- 1 قاسمی، مجاہد الاسلام، اسلام کا نظام معیشت شمیر اور کمپنی، (دہلی: ایفاء پبلیکیشنز، 2010ء)، ص 10۔
- 2 ایضاً، ص 99۔
- 3 الکاسانی، علامہ علاء الدین، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 2003ء)، 6/108۔
- 4 الفیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، (بیروت: دارالرسالہ، 2005ء)، ص 944۔
- 5 البریکی، محمد بن صالح، شرکتات الاشخاص، (ریاض: دارالبشائر الاسلامیہ، 2005ء)، ص 337۔
- 6 الترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن، (ریاض: دارالحضارۃ للنشر والتوزیع، 2015ء)، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراہیۃ بیع مالیس عندک، رقم الحدیث: 1232۔
- 7 عثمانی، مفتی محمد تقی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، (کراچی: ادارہ معارف القرآن، 2003ء)، ص 93۔
- 8 ایضاً، ص 96۔
- 9 الکاسانی، بدائع الصنائع، 4/394۔
- 10 الترمذی، السنن، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراہیۃ بیع مالیس عندک، رقم الحدیث: 1234۔
- 11 عصمت اللہ، ڈاکٹر، زر کا تحقیقی مطالعہ، (کراچی: ادارۃ المعارف، 2015ء)، ص 430۔